سلسلہ تصوف نمبر ۱۳۶

اُردو ترجمہ کتاب

حضراتُ القُدس

دفترِ دوم

من تصنیف ملا بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

جس کا

مولانا عرفان احمد خان صاحب انصاری قادری چشتی نے مولانا احمد حسین خان صاحب
نقشبندی مجددی قادری امروہی کے ایما سے ترجمہ فرمایا

جسکو

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زئیاں ——— بازار کشمیری

لاہور نے

بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر نہایت صحت و صفائی کے ساتھ
طالبان دربار مجددیہ نقشبندیہ کیلئے

مشہور عالم پریس لاہور باہتمام پنڈت رگھناتھ دائر کے چھپوایا

طبع اول ——— (تعداد ۱۰۰۰) ——— قیمت

تشریف لے گئے تھے۔ تو حضرت خواجہ کے بعض اصحاب نے آپ کی مخالفت شروع کی۔ آنجناب نے اُن کے شکوک و شبہات کے دفعیہ کے لئے بہت کچھ نصیحت فرمائی۔ مگر کچھ سودمند نہ ہوئی۔ آپ نے بعض کی نسبتیں بھی سلب فرمائیں مگر اس سے بھی کچھ متنبہ نہ ہوئے۔ بلکہ سب جمع ہو کر روضۂ حضرت خواجہؒ پر گئے اور توبہ و التجا بجا لائے۔ اُن میں ایک صاحب صاحبِ کشف بھی تھے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ اُن درویشوں میں سے ہر ایک نے چراغ جلایا ہے۔ ایک بجلی چمکتی ہوئی آئی۔ اس نے سب کے چراغوں کو گُل کر دیا۔ اس وقت ان کو یہ بھی بتایا گیا کہ تم جانتے ہو کہ یہ چراغ کیا ہیں یہ درویشانِ فیروز آبادی کی توجہات ہیں۔ اس جماعت نے آنجنابؒ کے جلالت قدر و بلندی مراتب معلوم کر لینے کے بعد بھی آپ کی طرف بقدر استفادہ رجوع نہ کیا۔ مگر ایک مدت کے بعد شیخ تاج علیہ الرحمۃ نے سفارش کر کے آپ سے اُن کی لغزشوں کو معاف کرایا۔ اور آپ نے بکمال کرم معاف فرما دیا۔

اس کے بعد غایت درجہ اخلاص پیدا ہوا۔ اور عجز و انکسار کے ساتھ سب لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کی صحبت و حلقہ میں نہایت ادب و تعظیم کے ساتھ آپ کے فیوض و برکات کے امیدوار ہو کر بیٹھتے تھے۔ اور ضیافتوں اور خدمات کے مواقع پر بغرض اہتمام کھڑے رہتے تھے۔

آپؒ ہر سال زمانۂ عرس حضرت خواجہ قدس سرہٗ میں دہلی تشریف لے جاتے تھے۔ اِلّا ماشاءَ اللہُ سُبحانَہٗ۔

قدسیہ۔ ایک عورت صالحہ عابدہ خدا طلب حق پرست جس نے کہ بہت سے بزرگوں کی زیارت کی تھی۔ اور ہر ایک بزرگ سے اپنا حصہ حاصل کیا تھا۔ بیان کرتی تھی کہ میں ایک زمانہ میں اکبر آباد میں مقیم تھی۔ بعض عورتوں نے مجھ سے کہا کہ فتح پور سیکری میں ایک درویش صاحب کشف و کرامات آئے ہوئے ہیں۔ کبھی ظاہر رہتے ہیں اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اب ایک مدت کے بعد ظاہر ہوئے ہیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ اُن کی خدمت میں جا کر راہ حق میں اپنی طلب کی تشنگی کا اظہار کروں شاید کچھ مجھے بھی مل جائے۔ چند دولتمند عورتیں بھی اُن سے التماس دعا کرنے کے لئے ہمراہ میرے ہوئیں۔ الحاصل بوقت شام اس باغیچہ میں جس میں وہ درویش مقیم تھے پہنچے۔ اور ایک

شخص کو اجازت حضوری لینے کے لئے ان کی خدمت میں بھیجا۔ فرمایا کہ آؤ۔ چلتے وقت
میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ تم کم عمر عورتیں ہو۔ ایسا نہ ہو کہ حرکات و سکنات میں کوئی
بے ادبی ہو جائے۔ یا لباس فقر پر ہنسو کہ موجب ضرر ہو۔ غرضکہ ہم پہنچی تو دیکھا کہ ایک
درویش سیاہ پوش ہیں اور دو تین خادم اُن کے ہمراہ ہیں۔ سلام کیا اور فاصلے سے بیٹھ گئیں۔
میں سب سے کسی قدر الگ ہو کر بیٹھ گئی۔ تا کہ اگر ان سے کوئی بے ادبی ہو تو مجھ پر اعتراض نہ
ہو سکے۔ کچھ دیر نہ گذری تھی کہ عورتوں نے آپس میں درویش کے لباس سیاہ پر اشارہ کیا۔
درویش نے فوراً بگڑ کر کہا کہ فقیروں کے پاس مذاق اور تمسخر کے لئے آئی ہو۔ سب حیران
ہوئیں۔ کہ اشارہ تو نہایت آہستہ کیا گیا تھا۔ اور رات اندھیری ہے اور سب فاصلہ پر
ہیں۔ درویش نے بجز اس کے کہ کشف سے معلوم کیا ہو اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ مارے
خوف کے جان اُن کے بدن سے نکلنے لگی۔ اور حیران و دہشت زدہ ہو گئیں۔ تھوڑی دیر
کے بعد درویش خاموش ہو گئے۔ اور میں نے طلب خدا اور تشنگی راہ کا اظہار کیا۔ فرمایا
کہ ہر زمانہ میں قطب ایک ہوتا ہے۔ اور اس زمانہ میں قطب وحید حضرت میاں شیخ احمد ہیں
جب کہ تو اُن کی خدمت میں پہنچی اور اس دریائے محیط سے سیراب ہوئی۔ تو نہر خورد سے
کیا سیراب ہو گی۔ میں نے بطور لاعلمی کے کہا کہ ہاں وہ مشہور بزرگ ہیں۔ میں نے بھی اُنکی
تعریف سُنی ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اُن کی ملاقات میسر کرے۔ مگر اس وقت میں آپ کی
خدمت میں آئی ہوں۔ اور آپ سے اپنا حصہ چاہتی ہوں۔ فرمایا کہ کیوں جھوٹ کہتی ہے
تو فلاں روز فلاں جگہ دوپہر کے وقت اُن کی خدمت میں نہ آئی تھی۔ اور تجھ میں اور اُن میں
فلاں گفتگو نہ ہوئی تھی۔ اسی طرح سارا واقعہ بعینہٖ بے کم و کاست بیان کر دیا۔ حالانکہ اُس
وقت میں نے حضرت سے جن بعض چیزوں کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اُس وقت اور کوئی
موجود نہ تھا۔ پس مجبوراً میں نے اقرار کیا اور کہا کہ بے شک میں نے ان کی زیارت کی ہے
مگر اب آپ سے امیدوار ہوں۔ فرمایا میں خود اُن سے امیدوار ہوں۔ ایک دفعہ میں اُن کی
خدمت میں گیا تھا اور انشاء اللہ تعالےٰ دوبارہ پھر اُن کی زیارت کروں گا۔ جس نے
حضرت کو دیکھا ہے اُس پر آتش دوزخ حرام ہے۔ دوسری عورتوں نے بھی جو اُن کی خدمت
کے ہمراہ تھیں یہی واقعہ بے کم و کاست مجھ سے بیان کیا۔

قدسیہ۔ حضرت خواجہ محمد اشرف کابلیؒ نے جو ایک فاضل زمانہ اور حضرت کے